The Miracles of Jesus Christ
Feeding the Five Thousand
By Allama Taayyab Saleem

معجزاتِ مسیح

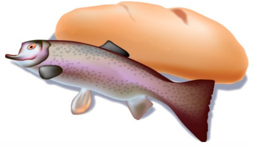

پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلانا

علامہ طیب سلیم

اِنسان کی زندگی کا دارومدار روٹی اورپانی پر ہے، ہم پانی کے بغیر تو زیادہ دِن زندہ نہیں رہ سکتے لیکن روٹی کے بغیر یا کھانے کے بغیر کچھ نہ کچھ دِن گُذار لیا کرتے ہیں لیکن اُسکے بعد جو ہمیں نقاہت ہوتی ہے، کمزوری ہوتی ہے وہ ہم جانتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت موسیٰ کے زمانے کی بات ہے کہ قومِ بنی اِسرائیل جب صحرائے سینا سے گُزر رہی تھی تو اُنہیں راستے میں یہی پریشانی لاحق تھی کہ اب ہم کھائیں گے کیا؟ اور پیئیں گے کیا؟ پروردِگارِ عالم نے پانی مُہیا کردِیا لیکن ابھی کھانے کی فِکر لگی تھی تو پروردِگار نے اُن پر من و سلوا نازِل کیا کہ روزانہ کھاو، عیش کرو اور میرا شُکر ادا کرو۔ اُس پورے صحرہ میں اُن کو یہ من و سلوا ملتا رہا، اوپر آسمان سے نازل ہوتا رہا اور وہ کھاتے رہے۔ کچھ تو رنجبین کی شکل میں تھا اور کچھ بٹیرے تھے، ان کا گُذارا ہوتا رہا اور تمام چالیس برس کا عرصہ اُنہوں نے اِسی طرح سے گُذار دِیا۔

اب یہ حصرت موسیٰ کے ذمانے کی بات ہے جو تقریباً جنابِ مسیح سے ساڑھے بارہ سو برس پہلے کی بات ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر تاریخ اپنے آپ کو دوہرا لے اور اب کبھی کھانے کی ایسی ضرورت پیش آجائے تو کیا اِس وقت کا ہادی ہماری وہ ضرورت پُوری کرسکتا ہے یا نہیں؟ آپ کی زندگی میں ایسے دو واقعات پیش آئے۔ دونوں دفعہ ایسا ہُوا کہ لوگ آپ کی

تبلیغ سُنتے رہے، آپ آگے جاتے رہے وہ آپ کے پیچھے پیچھے چلتے رہے؛ تین دِن اِسی طرح سے گُذر گئے۔ ایک دفعہ چار ہزار مرد آپ کے ساتھ تھے، ایک دفعہ پانچ ہزار مرد آپ کے ساتھ تھے، عورتیں اور بچّے اِن کے علاوہ تھے۔ اب سوال یہ ہے کہ اِتنے سارے لوگوں کو اِس میں کہاں سے کھانا دِیا جائے؟ آپ نے اپنے صحابائے کرام سے فرمایا کہ دیکھو تین دِن ہوگئے ہیں، اب اگر یہ لوگ مزید چلیں گے تو بے ہوش ہوکر گر پڑیں گے؛ مُجھے اِن کی حالت پہ ترس آتا ہے۔ آپ نے ملاحضہ فرمایا، لوگوں نے شکایت نہیں کی کہ قبیلہ تین دِن ہوگئے ہیں ہم بھوکے پیاسے ہیں بلکہ سب سے پہلے آپ کو اُن کی حالت پہ ترس آیا کہ یہ تین دِن سے میرے ساتھ ہیں کہیں ایسا نہ ہوکہ یہ بیہوش ہوکر گِر پڑیں۔ آپ نے کہا کہ اِن کے کھانے کا بندوبست کرو۔ صحابائے کرام نے کہا کہ دیکھیئے پانچ ہزار تو صرف مرد ہیں عورتیں اور بچّے اِن کے علاوہ ہیں؛ اتنے سارے لوگوں کا احتمام اِس بیابان میں تو ہو نہیں سکتا؛ آپ اِنہیں اِجازت دیجیئے کہ یہ ساتھ والے گاوں میں چلے جائیں اور وہاں سے کچھ کھانا وانا کھالیں پھر آکے آپ کی تقریر سُنتے رہیں گے۔ آپ نے کہا کہ نہیں یہ کام ہمارا ہے، یہ ہمارے پیچھے چلے ہیں تو ہم ہی اِنہیں سب کچھ دیں گے۔ اُنہوں نے کہا کہ صاحب ہمارے پاس تو کچھ ہے نہیں بھُونی ہوئی مچھلیاں چند روٹیاں اِن سے دو تین آدمیوں کا پیٹ بھر جائے تو بھر جائے اِتنے سارے مجمع کو کہاں سے کھِلا سکتے ہیں۔ آپ نے کہا اِن کو بیٹھا دو، قائدے سے اور ایک طریقے سے، پچاس، پچاس اور سو، سو کی ٹولیاں بنا کے بیٹھ جائیں، بے قائدگی اللہ تبارک وتعالٰی کو قعطاً پسند نہیں ہے وہ بے ترتیبی پسند نہیں فرماتے اِس لئے اُن کو ایک ترتیب سے بیٹھا دِیا گیا اور اُس کے بعد آپ نے وہ روٹیاں لیں اور آپ نے وہ مچھلیاں لیں پروردِگار کا شُکر ادا کیا، اُنہیں توڑا اور اُن کے ٹکڑے کئے اور صحابہ کرام کو دیئے کہ یہ لوگوں میں بانٹ دو۔

ہم عام طور پر اِس معجزے میں یہی پہ رُک جاتے ہیں کہ صاحب بڑا معجزہ یہ ہے کہ آپ نے کھانے کو اِتنا بڑھا دِیا، یہ تکسیرِیا اِرتیادِ نان کا ایک معجزہ ہے کہ روٹیاں اِتنی بڑھ گئیں، کھانا اِتنا بڑھ گیا کہ سب نے پیٹ بھر کے کھایا۔ لیکن اِس بڑا معجزہ اور ہے؛ دو بڑے

معجزے ہیں ایک معجزہ یہ ہے کہ کبھی اِتنے سارے لوگوں کو آپ کھانے بانٹ کے دیکھیئے آپ کو خُود معلوم ہوگا۔ جب ہمارے ہاں کِسی مزار پر لنگر بٹتا ہے تو جو بھگدڑ مچتی ہے اُس سے بہت سارے لوگ پیروں تلے آکے کُچلے جاتے ہیں۔ یہ لوگ کیسے آرام سے اور سکُون سے بیٹھے رہے کہ ہمیں مِل جائے گا ہم بھوکے نہیں رہیں گے۔ پانچ ہزار آدمیوں کو اِس طرح سے کنٹرول کرنا کہ وہ اپنی ٹولی سے باہر نہ نِکلیں، لائین نہ توڑیں اور ہنگامہ آرائی نہ ہو، یہ بہت بڑا اِمتحان ہے لیکن لوگ آرام سے اور سُکون سے بیٹھے رہے۔ دوسرا اِمتحان صحابہ کرام کا تھا وہ یہ سوچ سکتے تھے کہ آپ نے چلیں روٹیوں کی تعداد بڑھا دی، ہم نے مان لیا کے کھانا بہت ذیادہ ہے لیکن پہلے ہمیں تو کھا لینے دیں؛ ایسا تو نہ ہو کہ ہم بانٹتے بانٹتے فارغ ہو جائیں اور اُس کے بعد ہمارے لئے کُچھ نہ بچے۔ لیکن صحابہ کرام نے بھی کوئی احتجاج نہیں کیا۔ قبیلہ ہمارے لئے بھی کُچھ بچے گا یا نہیں؟ ہم بھُوکے تو نہیں رہ جائیں گے؟ آپ ہر چیز کو کنٹرول کر سکتے ہیں اِنسان سب سے بڑا مشکل جانور ہے کہ اُسے کنٹرول کیا جائے۔ آپ اُس کی نفسیات سے اگر واقِف ہے تو آپ جانتے ہیں کہ جو بھِیڑ ہوتی ہے اُسکی نفسیات کیا ہوتی ہے؟ وہ بھیڑ چال چلتی ہے، ایک آدمی اگر اُٹھ کے کھڑا ہو جائے سارے اُٹھ کے کھڑے ہو جاتے ہیں، ایک بھاگ لے سب اُس کے پیچھے بھاگ لیتے ہیں کوئی نہیں پُوچھتا کہ کیا ہُوا؟ جبکہ ایک شخص بھی اپنی جگہ سے نہیں ہِلا۔ وہ شخص جو اِتنے سارے لوگوں کو کنٹرول کر سکتا ہو کیا وہ محض ایک اِنسان تھے؟ ایک اِنسان اِتنے لوگوں کو کنٹرول نہیں کرسکتا۔ آج بھی مجمع کو کنٹرول کرنے کے لئے پولیس آتی ہے ڈنڈے لے کے آتی ہے، آنسوگیس پھنکتی ہے، گولیاں چلاتی ہے لوگ پھر بھی آگے بھڑتے چلے جاتے ہیں۔ یہ کون تھا؟ جو بغیر کِسی آنسوگیس کے، بغیر کِسی ڈنڈے کے، بغیر کِسی گولی کے اِتنے لوگوں کو کنٹرول میں رکھّے ہُوئے تھا۔ ظاہر ہے کہ وہی جو پُوری کائنات کو کنٹرول میں رکھّے ہُوئے ہے۔ جِس کے حُکم کے بغیر سُورج کبھی مشرِق کے بجائے مغرِب سے نہیں نِکل آتا، کبھی اپنے مدار کو نہیں چھوڑتا؛ وہ جو کائنات کا مالِک ہے، اِنسانوں کو بھی مالِک تھا۔ نہ صرف یہ کہ وہ رازِق تھا اُس نے رِزق عطا کِیا بلکہ

وہ اُن کے زہن کو بھی کنٹرول کر رہا تھا کہ کوئی آدمی بغاوت پہ نہ اُتر آئے، کوئی آدمی اپنی جگہ کو نہ چھوڑدے، آپ نے اُن کا پیٹ بھرا۔

اِس معجزے میں ایک اور بات کا بھی تذکرہ ہے جو چار ہزار والے میں بھی ہے وہ یہ کہ اِس میں پانچ ہزار مرد تھے اور عورتیں اور بچّے اِن کے علاوہ تھے جبکہ اُس میں چار ہزار مرد اور عورتیں اور بچّے اُن کے علاوہ تھے۔ اُن کا معاشرہ ہمارے معاشرہ سے قطعاً مختلِف نہیں تھا۔ عورتیں اور بچّے شمار قطار میں نہیں آتے تھے۔ وہ بیچارے سیکنڈ گریڈ سیٹیزین تھے لہٰذہ اُن کو کوئی گِنتا بھی نہیں تھا کہ کِتنی عورتیں ہیں اور کِتنے بچّے ہیں؟ پس صرف مردوں کو گِنا جاتا تھا، یہ مردوں کا معاشرہ تھا۔ آج بھی وہی مردوں کا معاشرہ ہے جِس میں عورتوں کو اُسی طرح سے نظرانداز کیا جاتا ہے جیسے آج سے دو ہزار برس پہلے نظرانداز کیا جاتا تھا۔ آپ نے اُن لوگوں کو کھانا کھِلایا۔ یہ من و سلوا جو اُتارا جاتا تھا، آپ نے اُن پر من و سلوا اُتار دِیا لیکن سوال وہی تھا جو پہلے بھی لوگوں کے ذہن میں آرہا ہوگا کہ ٹھیک ہے یہ مُوسٰیِ ثانی آگئے جو من و سلوا ہم پہ اُتار رہے ہیں لیکن وہ من و سلوا چالیس برس کے بعد اُترنا بند ہوگیا تھا یہ من و سلوا جو آج ہمیں کھانا مِلا ہے یہ کل نہیں مِلے گا۔ کوئی ایسا مُستقِل اِنتظام ہونا چاہیئے کہ یہ کھانا ہمیشہ ہمیں مِلتا رہے۔ اِسی لئے دوسرے مقام پر آپ نے یہ فرمایا تھا کہ وہ آسمان سے نازِل کیا ہُوا من و سلوا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ من و سلوا میں ہوں جس کے بغیر کسی اِنسان کا گُذارا نہیں ہُوا، میں ہی وہ تھا اور میں ہی آسمان سے نازِل ہُوا ہوں۔ تمام بنی نوح اِنسان صحرائے حیات سے گُذر رہے ہیں اِس صحرائے حیات میں رِزق کی کمی ہے وہ رِزق جِسکو آپ کلام اللہ کہتے ہیں۔ جس پہ اِنسان کا بھروسہ ہے جس پہ اِنسان کی زندگی کا بھروسہ ہے، دارومدار ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ یہ من و سلوا آسمان سے اُترے اور ہمیشہ اِنسانوں کے درمیان رہے۔ اب ایک ہی طریقہ ہے کہ یہ کلمتہ اللہ مجّسِم ہوکر اِنسانوں کے درمیان آئے اور ہمیشہ ہمیشہ اُن کے ساتھ رہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ جیسے اِن

لوگوں کو تین دِن بعد جو کھانا مِلا جب اِسکے بعد اُنہیں پھِر بھُوک لگی تو وہ احتمام نہیں تھا، قومِ بنی اِسرائیل کو چالیس برس کے بعد پھِر کھانے کی ضرورت پیش آئی تو وہ احتمام نہیں تھا، یہ مُستقِل ایک اِنتظام ہوجائے کہ جو آپ کے ساتھ رِشتہ جوڑلے وہ رِشتہ ہمیشہ ایسا جُوڑا رہے کہ کبھی ٹوٹنے نہ پائے۔

یہاں ہمیں ایک واقعہ اوریاد آ جاتا ہے کیونکہ یہ روٹیوں کا جب ہم پڑھتے ہیں کہ صاحب اِس میں یہ ہو گیا تو مسیح نے جب تبلیغ شُروع کی تھی اُس وقت بھی آپ پر ایک ایسی آزمائیش گُذری تھی کہ آپ نے چالیس دِن اورچالیس رات تک نہ کچھ کھاتا تھا نہ پیا تھا۔ جب آدمی بہت کمزورہوتو شیطان اُس وقت آکے حملہ کرتا ہے۔ شیطان نے یہ سوچا کہ عام آدمی کو ایک دِن کھانا نہ مِلے تو بلبِلا اُٹھتا ہے یہاں تو چالیس دِن اورچالِس راتیں گُذرگئی ہیں۔ اب اِتنی کمزوری کا عالم ہوگا کہ میں جو کُچھ کہوں گا یہ میرا کہنا مان لیں گے۔ حالانکہ اُسے پہلے اِس بات کا تجربہ تھا کہ جناب مُوسیٰ جب کوہ طورپر تشریف لے گئے تو چالیس دِن اورچالیس رات خدا کی قُربت میں اِس طرح گُذارے کہ اُنہیں کھانے کی ضرورت پیش نہیں آئی حالانکہ شیطان یہ جانتا تھا کہ حضرتِ الیاس چالیس دِن اورچالیس رات بھُوکا رہنے کے بعد جب بھاگے ہیں تو اِتنی تیز رفتاری سے بھاگے ہیں کہ عام آدمی نہیں بھاگ سکتا کیونکہ جو قُربتِ خداوندی میں رہے اُس میں کمزوری نہیں آتی لیکن پھر بھی شیطان نے سوچا کہ شاید اِس وقت موقع ہے میرا داو چل جائے تو لہٰذہ اُس نے پہلے ہی یہ کہا کہ دیکھیئے میں یہ مانتا ہوں کہ آپ خُدا کے حبیب ہیں خُدا کو بڑے عزیز ہیں لیکن کبھی آپ نے اِس بات پہ غورکیا کہ کیا کوئی اپنوں کو بھی کبھی بھُوکا مارتا ہے؟ چالیس دِن گُذرگئے چالیس راتیں گُذرگئیں روٹی کا ایک نوالہ تک نہیں آیا شاید خُدا کی مرضی ہو کہ آپ خُود ہی اپنے لئے روٹیاں بنائیں اورکھائیں پیئیں اورعیش کریں۔ میرے مولا نے اپنے لئے ایک روٹی بھی اُس وقت نہیں بنائی لیکن جب دوسروں کو بھوک لگی تو پھر چاہے وہ چارہزارافراد تھے یا پانچ ہزار افراد تھے آپ نے روٹیاں بنائیں اوراُن کو کھانا فراہم کیا۔ آپ کے معجزات میں اور

دوسرے لوگوں کے معجزات میں ایک بہت بڑا فرق یہ دِکھائی دیتا ہے کہ مسیح نے کبھی کوئی معجزہ اپنی ذات کے فائدہ کے لئے نہیں کیا، اپنے نام و نمود کے لئے نہیں کیا، اپنی شہرت کے لئے نہیں کیا بلکہ ایک دفعہ جب لوگوں نے آ کے یہ کہا کہ دیکھیئے ہم آپ کو ماننے کے لئے تیار ہے آپ ہمیں کوئی معجزہ دِکھا دیجیئے تو آپ نے کہا معجزوں کے تقاظے کافر لوگ کیا کرتے ہیں۔ یہ کُفار کا شیوا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ معجزے دِکھائے جائیں تو ہم مان لیں گے۔ میں زبردستی معجزے نہیں دِکھاتا۔ آپ نے اپنی ذات کے لئے کوئی کھانا فراہم نہیں کیا لیکن دوسروں کے لئے کیا، کیوں؟ سیدھی سے بات یہ ہے کہ دوسرے لوگ کھانے کے محتاج ہے اور کھانے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آپ کی ذات کھانے کے بغیر بھی زندہ رہ سکتی ہے کیونکہ آپ تو خُود ہی نانِ حیات ہیں آپ کو دوسروں کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں لوگوں کے ساتھ مِل کے کھالیں تو ایک الگ بات ہے۔ آپ آبِ حیات بھی ہیں اور آپ نانِ حیات بھی ہیں کہ زندگی کا دارومدار آپ پر ہے اِسی لئے آپ نے اپنی ذات کے لئے روٹیاں نہیں بنائی لیکن دوسروں کے لئے رِزق کی فراوانی عطا کی۔ آپ کا کوئی معجزہ اپنی ذات کے لئے نہیں، اپنے فائدے کے لئے نہیں۔ تمام معجزات دوسرے لوگوں کی فلاح وبہبود کے لئے تھے کیونکہ آپ آئے ہی دوسروں کے لئے تھے دوسروں کو سیدھا راستہ دِکھانے کے لئے اور اُن کو آرام اور سُکون پہنچانے کے لئے۔